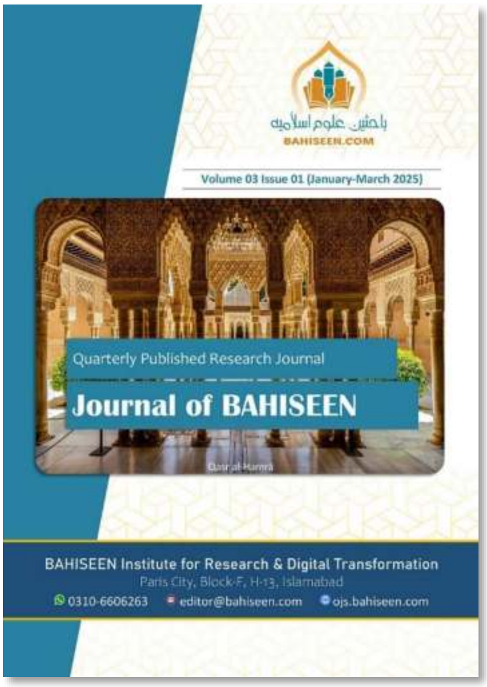

Title
Journal of BAHISEEN
Issue
Volume 03, Issue 01,
January-March 2025
ISSN
ISSN (Online): 2959-4758
ISSN (Print): 2959-474X
Frequency
Quarterly
Copyright ©
Year: 2025
Type: CC-BY-NC
Availability
Open Access
Website
ojs.bahiseen.com
Email
editor@bahiseen.com
Contact
+923106606263
Publisher
BAHISEEN Institute for
Research & Digital
Transformation, Islamabad

معاشرتی ذرائع ابلاغ کے مفید استعمال کی تعلیم وتربیت میں سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ریاستی ذمہ داریاں

State Responsibilities in Educating and Training for Effective Use of Social Media: An Islamic Perspective Based on the Life of Prophet Muhammad (ﷺ)

Muhammad Yousuf
PhD Scholer / Research Associate Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: Muhammad.yousuf@aiou.edu.pk

Abstract

Social media has revolutionized communication in the modern era, offering instant access to information, education, and social connectivity. However, its negative impacts necessitate cautious usage. The Islamic Ideological Council's 1977 guidelines for mass media remain relevant in today's social media landscape, emphasizing the need for its use by Islamic values and ethics. Education, training, and awareness campaigns are crucial to inform people about the positive and negative aspects of social media. Understanding its benefits and drawbacks is essential, recognizing it not just as a source of entertainment but also as a social responsibility. Developing critical thinking skills to analyze information and distinguish between accurate and false content is vital to avoid deception. Ultimately, a balanced approach to social media is necessary to maximize its benefits while minimizing its harm.

Keywords: Social media, modern era, information, education, and social connectivity. Islamic Ideological Council

موضوع کا تعارف

سوشل میڈیا نے جہاں معاشرہ میں عالمی گاؤں کی حیثیت حاصل کی ہے وہیں، سوشل میڈیا کی حیثیت انسانی جسم کے عضو، معاشرہ کے ایک فرد، اور انسانیت میں بسنے والے ایک عضو کی طرح اس نے اپنی مکمل جگہ بنائی ہے۔ اس کے استعمال میں اسی طرح احتیاط کرنے کی ضرورت ہے جس طرح انسان خود کو محفوظ رکھ کر معاشرہ میں موجود رہتا ہے۔ سوشل میڈیا نے آج کی دنیا میں ابلاغ کے طریقوں کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ یہ نہ صرف معلومات تک فوری رسائی کا ذریعہ ہے، بلکہ تعلیم، تربیت اور سماجی روابط کو فروغ دینے کا ایک طاقتور پلیٹ فارم بھی ہے۔ تاہم، اس کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو اس کے مفید استعمال کی تعلیم دینا اور انہیں معاشرتی ذمہ داری کا احساس دلانا انتہائی اہم ہے۔ اس مقصد کے لیے نظامِ تعلیم میں اصلاحات، والدین کی شمولیت، تنقیدی سوچ کی ترقی، مثبت مواد کی تشہیر اور سماجی ذمہ داری جیسے اقدامات ضروری ہیں۔ سوشل میڈیا کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے، بالکل اسی طرح جیسے انسان اپنے جسم اور معاشرے میں اپنی حیثیت کو محفوظ رکھنے کے لیے احتیاط برتتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم جہاں ہمیں جوڑتا ہے، وہیں اس کے غلط استعمال سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل بھی جنم لے سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے استعمال میں توازن برقرار رکھیں اور اپنی نوجوان نسل کو اس کے صحیح استعمال کی تربیت دیں۔ سوشل میڈیا کے فوائد سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن اس کے نقصانات سے بچنے کے لیے

ضروری ہے کہ ہم اپنی اقدار اور اخلاقیات کو مقدم رکھیں۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ سوشل میڈیا صرف تفریح کا ذریعہ نہیں، بلکہ ایک طاقتور ابلاغی ہتھیار بھی ہے، جس کا استعمال معاشرتی اصلاح اور بہتری کے لیے کیا جانا چاہیے۔ آخر میں، یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ سوشل میڈیا ایک دودھاری تلوار ہے، جس کا صحیح استعمال ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے، اور غلط استعمال نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے استعمال میں احتیاط برتیں اور اپنی نوجوان نسل کو اس کے صحیح استعمال کی تربیت دیں۔

سوشل میڈیا کی اہمیت اور موجودہ دور:

آج کے دور میں، سوشل میڈیا ذرائع ابلاغ عامہ کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ اس کے مثبت استعمال سے معلومات تک رسائی، تعلیم وتربیت اور سماجی روابط کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس کے منفی اثرات سے بھی انکار ممکن نہیں۔ سوشل میڈیا پر غلط معلومات، نفرت انگیز مواد اور غیر اخلاقی سرگرمیوں سے معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اس صورتحال میں، اسلامی نظریاتی کونسل کی 1977 کی سفارشات آج بھی اہمیت رکھتی ہیں۔ ہمیں سوشل میڈیا کے استعمال کے لیے رہنما اصول مرتب کرنے اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، تعلیم وتربیت اور آگاہی مہمات کے ذریعے لوگوں کو سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی پہلوؤں سے آگاہ کرنا بھی ضروری ہے۔ جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- ذرائع ابلاغ عامہ، بشمول سوشل میڈیا، معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔
- ان کے مثبت استعمال سے معاشرے کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے، لیکن منفی استعمال سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔
- اسلامی اقدار اور اخلاقیات کے تحفظ کے لیے ذرائع ابلاغ عامہ کے استعمال کے لیے رہنما اصول مرتب کرنا ضروری ہے۔
- تعلیم وتربیت اور آگاہی مہمات کے ذریعے لوگوں کو ذرائع ابلاغ عامہ کے مثبت اور منفی پہلوؤں سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔[1]

باہمی رابطہ کے یہ پلیٹ فارم مختلف شعبوں جیسے تعلیم و تعلم، موسیقی، فنون لطیفہ، خبریں اور کاروباری ترقیات میں باہمی رابطے اور دلچسپی کے تبادلے کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان تمام میں سب سے زیادہ فیس بک نے سوشل میڈیا کو دلچسپ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، اس کے مقابلے میں ٹویٹر نے سوشل نیٹ ورکنگ کو ایک نئی جہت دی ہے۔ مجموعی طور پر سوشل میڈیا ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو لوگوں کو اپنے نظریات، تصاویر، ویڈیوز اور عوامی پیغامات کے ذریعے مختلف طریقوں سے آپس میں جُڑنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں اس ترقی کی رفتار حیرت انگیز ہے۔ اس تیز رفتاری کا اندازہ ہم اس سے لگا سکتے ہیں کہ باہمی رابطہ کے لیے ٹیلیفون کی ایجاد نے ایک ارب گھروں تک رسائی حاصل کرنے میں 125 سال لگا دیئے، جب کہ انٹرنیٹ نے صرف 10 سال کے عرصے میں ایک ارب سے زائد گھروں تک رسائی حاصل کر لی۔

الغرض سوشل میڈیا نے آج کے دور میں دنیا بھر کے لوگوں کے ساتھ جڑنے کے طریقوں میں انقلابی تبدیلیاں لائی ہیں۔ یہ پلیٹ فارم مواصلات کا سب سے آسان اور سستا ذریعہ بن چکے ہیں، جہاں ہزاروں میل دور رہنے والے افراد بھی چند سیکنڈز میں ایک دوسرے سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس کی بدولت، لوگ نہ صرف اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے جڑے رہتے ہیں بلکہ مختلف ثقافتوں اور معلومات تک بھی رسائی حاصل کرتے ہیں۔ معاشرتی ذرائع ابلاغ کے بنیادی طور پر تین مقاصد ہوتے ہیں:

1. اطلاعات فراہم کرنا۔
2. ذہن سازی کرنا۔
3. انٹرٹینمنٹ۔

معاشرتی ذرائع ابلاغ خواہ کسی بھی زبان میں ہو اور میڈیا کی کسی بھی نوعیت میں، بنیادی طور پر تین مقاصد کے گرد گھومتی ہے: معلومات کی فراہمی، ذہن سازی، اور تفریح۔ میڈیا کی اقسام میں پرنٹ میڈیا(کتب، اخبارات، رسائل)، الیکٹرانک میڈیا(ٹیلی ویژن، ریڈیو، فلمیں)، اور نیو میڈیا(انٹرنیٹ، سوشل میڈیا) شامل ہیں۔ نیو میڈیا نے عوامی ترسیل کا ایک جدید ذریعہ فراہم کیا ہے، جو باہمی روابط کو فروغ دیتا ہے اور ادب کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سوشل میڈیا نے دنیا بھر میں باہمی ربط اور مواصلت کے نئے طریقے متعارف کروائے ہیں، اس کو انسان کے کسی سے ملے جُلے بغیر محض مشینی ملاقات کا نام بھی دے سکتے ہیں۔

مارشل میک لوہان (Herbert Marshall McLuhan) نے انٹرنیٹ نہیں دیکھا تھا لیکن انہوں نے اپنی کتاب The Gutenberg Galaxy جو کہ 1962 میں شائع ہوئی تھی اس میں Global Village کا نظریہ پیش کیا تھا۔[2] ان کا یہ نظریہ تھا کہ "دنیا ایک دن گلوبل ویلج بن جائے گی اور پھر کووڈ19 کے دوران یہ نظریہ درست ثابت ہوا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ میڈیا اور سوشل میڈیا کی صورت میں پوری کائنات کا تقریباً ہر فرد دوسرے سے اس طرح جُڑ گیا جیسے ایک گاؤں کے افراد باہمی رابطہ میں ہوں۔ اس موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر محققین نے مختلف عنوانات کے تحت انگریزی[3] میں تحقیقی مقالات، اردو[4] میں تحقیقی مقالات، تحقیقی مضامین بھی انگریزی[5] اور اردو[6] میں تحریر کیے ہیں۔ البتہ عصرِ حاضر کی ضروریات کے مطابق اس موضوع کا انتخاب انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

سوشل میڈیا کا آغاز

سوشل میڈیا کا باقاعدہ آغاز 2000 کی پہلی دہائی میں ہوا۔ 1997 میں پہلی بار MySpace کے نام سے ایک سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے طور پر متعارف کروایا۔ اس پر باقاعدہ دوست بنانے اور ان سے رابطہ کی صورت متعارف کروائی گئی تھی۔ MySpace نے یہ سنگ میل 2004 کے آس پاس حاصل کیا۔ سوشل میڈیا کا ایک اہم نیٹ ورک جو کہ TikTok کے نام سے جانا جاتا ہے یہ باقاعدہ طور پر ستمبر 2016 میں متعارف ہوا TikTok کی تشہیر اور استعمال کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے ہر ماہ میں 20 ملین تک نئے صارفین حاصل کئے اور 2018 کے وسط تک یہ نصف بلین صارفین کی حد پار کر چکا تھا۔[7]

اسلامی نظریاتی کونسل کے ذرائع ابلاغ عامہ کے لیے اصول

اسلامی نظریاتی کونسل نے 7 اکتوبر 1977 کو کراچی میں منعقدہ اپنے اجلاس میں ٹیلی ویژن پروگراموں کے معاشرے پر پڑنے والے منفی اثرات کا جائزہ لیا۔ کونسل نے محسوس کیا کہ اگرچہ ذرائع ابلاغ عامہ کے رویے میں کچھ مثبت تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، لیکن یہ تبدیلیاں ان برے اثرات کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ خاص طور پر، پرانی اور نئی نسل کے درمیان ذہنی فاصلے، اسلامی اقدار سے بغاوت، اور والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تنقیص جیسے مسائل اب بھی موجود ہیں۔

ذرائع ابلاغ عامہ کی اہمیت اور ان کے دوررس اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے، کونسل نے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ کے لیے رہنما اصول مرتب کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ کونسل نے حکومت سے ان اصولوں کی تنفیذ اور نگرانی کا مطالبہ کیا۔ طے پایا کہ کونسل ان رہنما اصولوں کو آئندہ اجلاس میں مرتب کرے گی۔ سوشل میڈیا انگریزی لفظ ہے جو کہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ سوشل (Social) اور میڈیا (Media)۔ دونوں الفاظ مستقل معنیٰ کے حامل ہیں۔ سوشل کا لفظ گروہ بندی، معاشرہ اور معاشرتی جب کہ میڈیا (Media) کا لفظ رابطہ کے ذریعہ کے لیے استعمال ہوتا ہے جسے (Medium) کہا جاتا ہے، اس کی جمع (Medias) آتی ہے۔[8] یہ اصطلاح تقریباً 70 سال پہلے متعارف ہوئی تھی۔ جس کا مفہوم خبر رسانی کے آلہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔[9] اس میں ہر وہ ذریعہ شامل ہوتا ہے جو آج ہمارے معاشرہ میں سوشل میڈیا کے آلات میں شامل ہے۔

عرفِ عام میں سوشل میڈیا سے مراد وہ انٹرنیٹ پر مبنی ایپلیکیشنز ہیں جو Web 2.0 کی نظریاتی اور تکنیکی بنیادوں پر تعمیر کی گئی ہیں اور صارفین کو مواد تخلیق کرنے اور اس کا تبادلہ کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔ اس کی بدولت معلوماتی ٹیکنالوجی میں 2004 میں ایک انقلاب آیا ہے۔ جب کہ اس سے قبل Web 1.0 1990 میں متعارف ہوا تھا۔ Web 2.0 نے سوشل ترقی کے میدان میں اہم کردار ادا کیا۔[10] سوشل میڈیا کی اہم ویب سائٹس میں Flickr, Skype, LinkedIn, Facebook, Twitter, MySpace، Instagram, yOUTube, TELEGRQM, عمومی طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

سوشل میڈیا کے استعمالات

سوشل میڈیا موجودہ صدی کا سب سے بڑا انقلاب ہے جس نے پوری دنیا کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔ انسان نے کبھی یہ سوچا بھی نہ تھا کہ پوری کی پوری دنیا سمٹ کر اس کے ہاتھوں میں ایک ڈیوائس کے اندر سما جائے گی۔ گویا سوشل میڈیا نے پوری دنیا کو صحیح معنوں میں ایک گلوبل ولیج (Global Village) کی شکل دے دی ہے۔ سوشل میڈیا آج کی دنیا کا سب سے مؤثر اور تیز ترین ذریعہ بن چکا ہے، جہاں مختلف ایپلیکیشنز نے دنیا بھر کے سات ارب سے زائد افراد کو اپنے دائرۂ اثر میں لے رکھا ہے۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے استعمال پر تحقیقی سروے رپورٹ

یہ تحقیقی سروے سوشل میڈیا ایپلیکیشنز کے مابین موازنہ کرنے اور یہ جاننے کے لیے ترتیب دیا گیا کہ کون سا سوشل میڈیا پلیٹ فارم سب سے زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سروے میں مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے صارفین کے رجحانات کو نقشوں اور گرافکس کی مدد سے واضح کیا گیا ہے۔

اس مطالعے کے دوران سوشل میڈیا کے استعمال سے متعلق چند بنیادی سوالات پر مبنی ایک سروے ترتیب دیا گیا، جس میں مختلف عمر کے افراد سے ان کے پسندیدہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

اہم سوالات اور نتائج

سروے کا پہلا اور بنیادی سوال یہ تھا:

"کس عمر کے لوگ کون سا سوشل میڈیا پلیٹ فارم زیادہ استعمال کرتے ہیں؟"

اس سوال کے جوابات کی روشنی میں مختلف عمر کے صارفین کے سوشل میڈیا کے استعمال کے رجحانات کا جائزہ لیا گیا، اور ان نتائج کو بصری خاکوں اور تجزیاتی چارٹس کے ذریعے تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔

یہ تحقیقی رپورٹ نہ صرف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے مقبولیت کے عوامل کو نمایاں کرتی ہے بلکہ مختلف عمر کے افراد کے ڈیجیٹل ترجیحات کو بھی اجاگر کرتی ہے، جو مارکیٹنگ، سوشل میڈیا مینجمنٹ اور ڈیجیٹل پالیسی سازی کے حوالے سے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

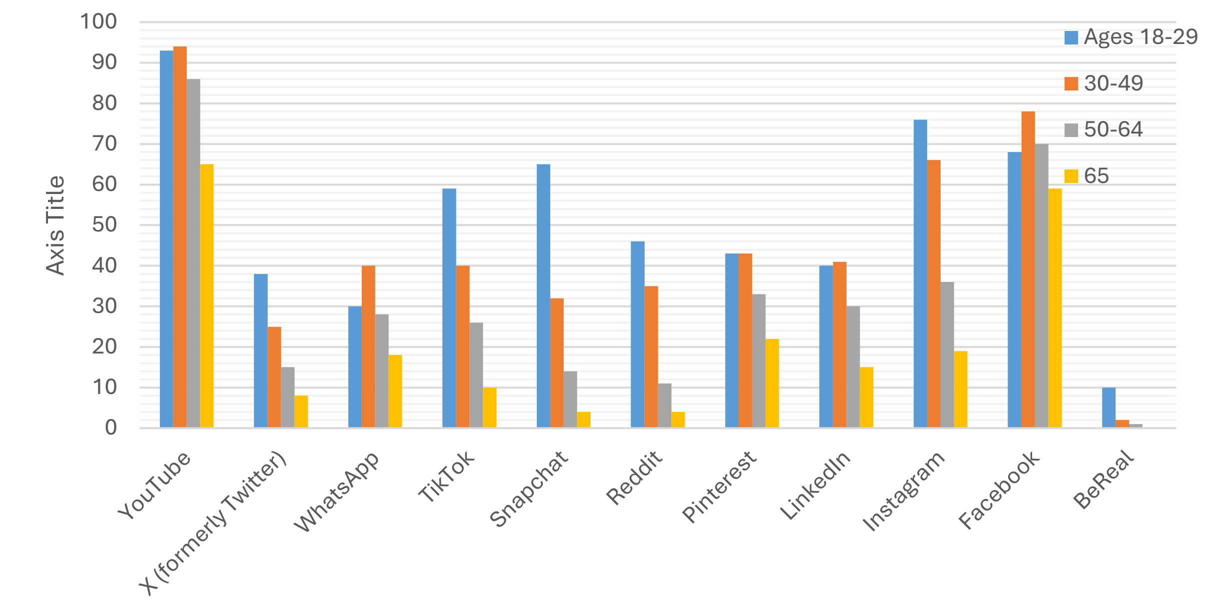

عمر کے اعتبار سے سوشل میڈیا کا استعمال

اس کے مطابق 30-49 سال کے لوگ سب سے زیادہ فیس بک اور یوٹیوب استعمال کرتے ہیں، البتہ مجموعی طور پر یوٹیوب کو سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح Twitter اور BeReal مجموعی طور پر سب سے کم استعمال کیا جاتا ہے۔

صنفی بنیاد پر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے استعمال کا تجزیہ

تحقیقی مطالعے کے ایک اہم حصے میں اس پہلو کا جائزہ لیا گیا کہ **مردوں اور عورتوں میں سوشل میڈیا کے استعمال کے رجحانات کیا ہیں اور کون سا پلیٹ فارم کس صنف میں زیادہ مقبول ہے؟**

اس سوال کے ذریعے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی کہ مرد اور خواتین مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو کس حد تک اور کس مقصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کا تجزیہ عمر، پیشہ، دلچسپیوں، اور ڈیجیٹل مصروفیات جیسے عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا۔

سروے کے جوابات کی روشنی میں درج ذیل رجحانات سامنے آئے:

مردوں کا رجحان

مردوں کی ایک بڑی تعداد **فیس بک، ٹویٹر، اور لنکڈ ان** جیسے پلیٹ فارمز کو خبروں، پیشہ ورانہ نیٹ ورکنگ، اور سماجی رابطے کے لیے استعمال کرتی ہے۔

یوٹیوب اور ریڈٹ جیسے پلیٹ فارمز پر بھی مردوں کی نمائندگی زیادہ دیکھی گئی، جہاں وہ تعلیمی، تکنیکی اور تفریحی مواد سے استفادہ کرتے ہیں۔

خواتین کا رجحان

فیس بک یوٹیوب اور ٹک ٹاک پر بھی خواتین کی نمایاں موجودگی دیکھی گئی، جہاں وہ کمیونٹی انگیجمنٹ، تفریحی مواد، اور ذاتی برانڈنگ کے لیے متحرک نظر آئیں۔ یہ تحقیق نہ صرف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے صنفی رجحانات کو واضح کرتی ہے بلکہ ڈیجیٹل مارکیٹنگ، سوشل میڈیا حکمت عملی، اور مواد کی تیاری کے حوالے سے بھی اہم بصیرت فراہم کرتی ہے۔ یہ تحقیقی تجزیہ مختلف صنفی گروہوں کے ڈیجیٹل رویوں کو سمجھنے میں معاون ثابت ہو گا اور سوشل میڈیا کے ارتقا اور اس کے سماجی اثرات پر مزید تحقیق کے دروازے کھولے گا۔

یہ تحقیق واضح کرتی ہے کہ خواتین سوشل میڈیا کو زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کرتی ہیں، خاص طور پر فیس بک اور یوٹیوب جیسے پلیٹ فارمز پر ان کی برتری نمایاں ہے۔ یہ نتائج ڈیجیٹل مارکیٹنگ، سوشل میڈیا پالیسی سازی، اور مواد کی تیاری کے لیے اہم بصیرت فراہم کرتے ہیں،

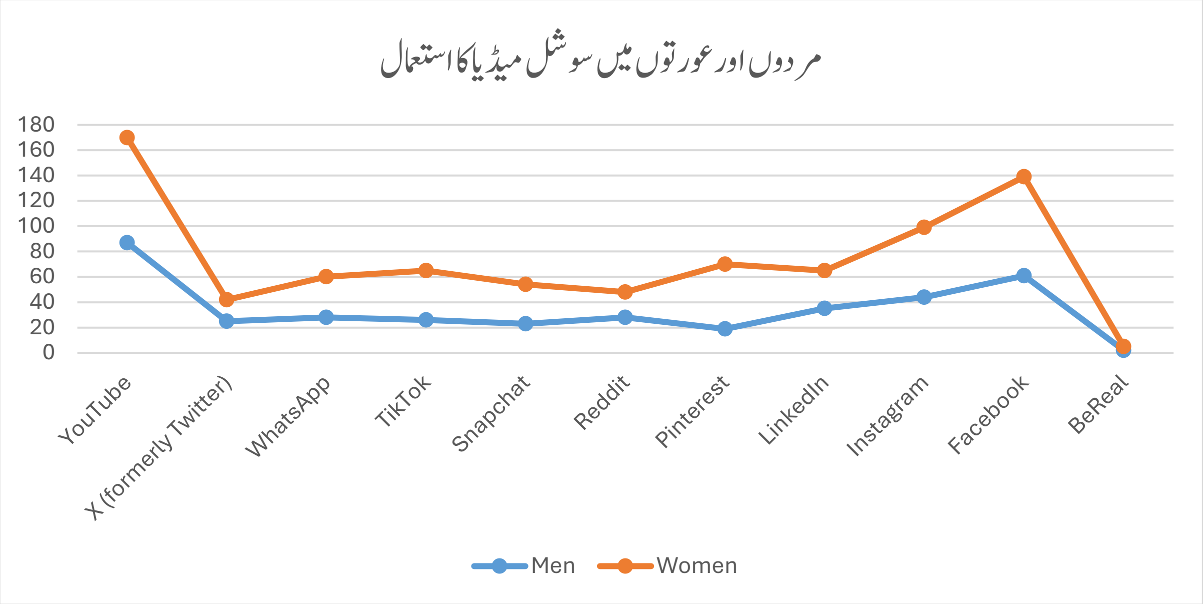

کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف صنفی گروہ آن لائن دنیا میں کس طرح متحرک ہیں اور ان کے ترجیحی پلیٹ فارمز کون سے ہیں۔

تحقیقی سروے میں ایک اہم سوال یہ بھی شامل کیا گیا کہ مختلف عمر کے طلبہ تعلیمی مقاصد اور سماجی رابطوں کے لیے کون سے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو ترجیح دیتے ہیں؟

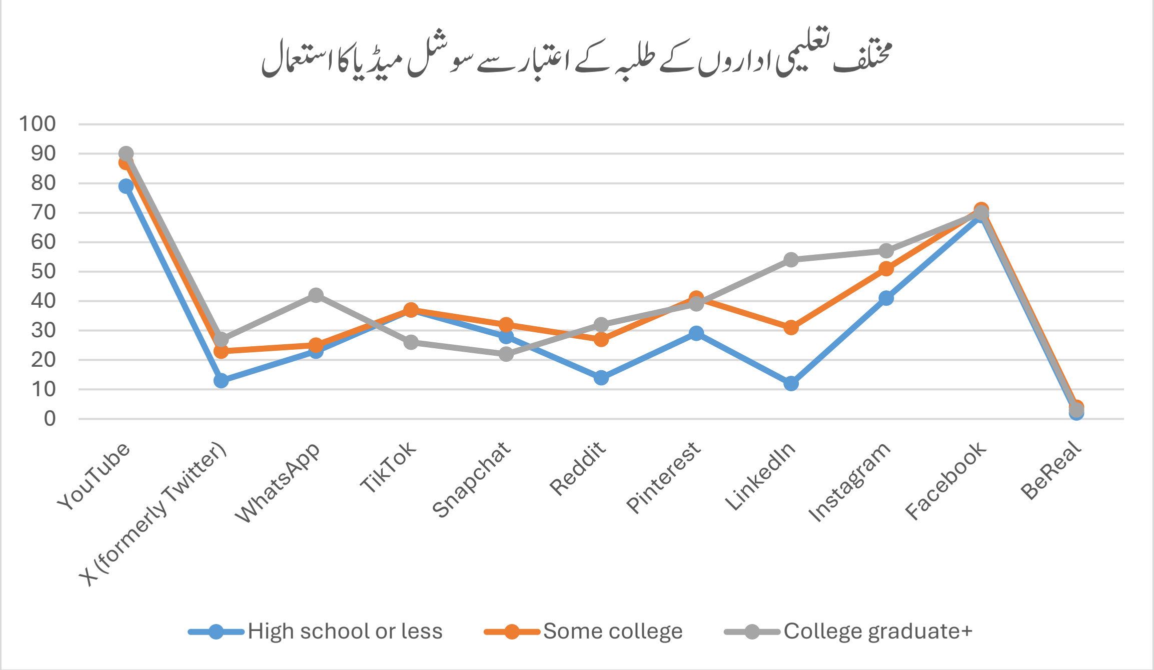

تحقیقی سروے کے مطابق **یوٹیوب سب سے زیادہ استعمال ہونے والا سوشل میڈیا پلیٹ فارم ہے**، جس کے بعد **فیس بک اور انسٹاگرام** آتے ہیں، جبکہ **BeReal سب سے کم مقبول پلیٹ فارم** ثابت ہوا۔ مختلف عمر اور تعلیمی پس منظر رکھنے والے افراد میں بھی یوٹیوب اور فیس بک کا استعمال سب سے زیادہ ریکارڈ کیا گیا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا ارتقا

ایک جائزہ کے مطابق سوشل میڈیا میں Facebook کا تعارف 2004 میں[11]، LinkedIn کا تعارف 2002 میں[12]، Twitter – X کی ابتدا مارچ 2006 میں[13]، Pinterest کی ابتدا جنوری 2010 میں[14]، Instagram کا تعارف اکتوبر 2010 میں، YouTube کا تعارف فروری 2005 میں[15]، اور WhatsApp کا تعارف 2009 میں[16] کروایا گیا۔

پاکستان میں سوشل میڈیا صارفین کی تعداد

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (PTA) کی جنوری 2024 میں جاری کردہ تفصیلی رپورٹ کے مطابق، ملک میں سوشل میڈیا صارفین کی تعداد اور ان کے استعمال کے رجحانات کا گہرائی سے جائزہ لیا گیا ہے، جو اس تحقیق کے نتائج کو مزید تقویت فراہم کرتا ہے۔ یہ مطالعہ سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ اور صارفین کے بدلتے ہوئے رجحانات کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے، جو ڈیجیٹل مارکیٹنگ، تعلیمی تحقیق، اور پالیسی سازی کے لیے ایک قیمتی ذریعہ ہے۔

اس رپورٹ میں مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر صارفین کی تعداد اور ان کی صنفی تقسیم کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کو ایک جدول کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:

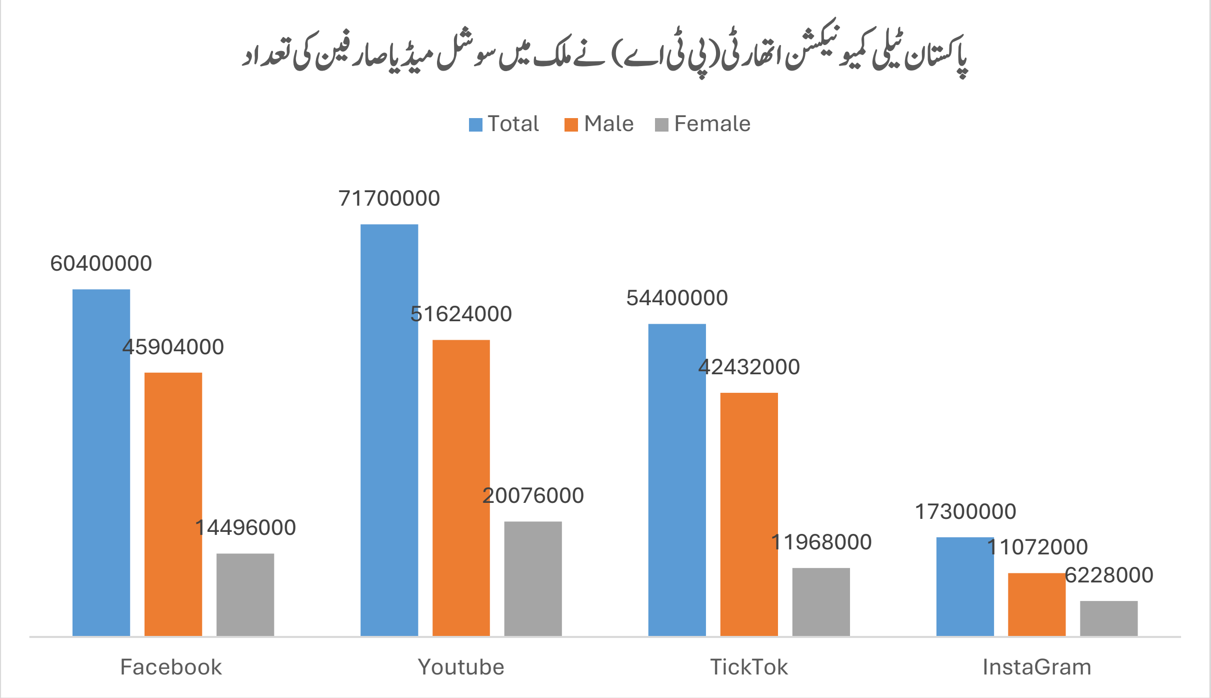

نیو نیوز نے پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کی جانب سے ملک میں سوشل میڈیا صارفین کی تعداد سے متعلق اعداد و شمار جاری کیے۔ اس سروے کے مطابق سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں میں مردوں کی تعداد عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔[17]

مسلم معاشرہ سیاسی، سماجی، ثقافتی اور نظریاتی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے، جن میں ایک بڑا چیلنج ایک ایسے گروہ کی موجودگی ہے جو پس پردہ رہ کر اسلام دشمنی میں مصروف ہے۔ یہ گروہ سوشل میڈیا کے ذریعے غلط معلومات پھیلا کر امت میں انتشار پیدا کرنے کی منظم کوشش کر رہا ہے۔

سوشل میڈیا نے پاکستان میں مذہبی اور سیاسی بیانیے کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، جس کے مثبت اور منفی دونوں اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اتحاد برقرار رکھیں، اسلام مخالف پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دیں، اور سوشل میڈیا کا مثبت استعمال یقینی بنائیں تاکہ نوجوان نسل کو گمراہ کن نظریات سے بچایا جاسکے۔

ملک عزیز پاکستان میں سوشل میڈیا نے مذہبی اور سیاسی طبقات کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے چند اہم پہلو ذیل میں درج ہیں:

- بی بی سی اردو ڈاٹ کام، اسلام آباد میں **منزہ انوار** نے یکم مئی 2024 کو ایک مضمون بہ عنوان "پاکستانی سیاست میں مذہب کا استعمال کب کیا گیا؟ اور کیا مذہبی حلقوں کا ووٹ بینک اصل وجہ ہے؟" لکھا جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پاکستان میں مذہب کا کارڈ کھیلنے کا رواج پاکستان بننے سے لے کر تاحال جاری ہے، اس مضمون میں انہوں نے کئی مثالیں دے کر یہ واضح کیا ہے کہ یہ سب لوگ وقتاً فوقتاً مذہبی کارڈ کھیلتے آرہے ہیں۔ [18]
- روزنامہ جنگ میں وجیہہ ناز سُہروردی نے "سوشل میڈیا پر سیاسی تماشہ از" کے عنوان پر ایک تفصیلی مضمون تحریر کیا جس میں یہ واضح کیا کہ سوشل میڈیا کے استعمال میں سیاسی جماعتیں بھی کسی درجہ کم نہیں ہیں، ہر سیاسی جماعت کا الگ سوشل میڈیا سیل ہے، اور پھر ہر پلیٹ فارم پر الگ اکاؤنٹ موجود ہے جہاں لحہ بہ لحہ خبروں کی اشاعت کو ہر حال میں یقینی بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی پہلو سے بروقت اور براہ راست رہنماؤں کا موقف عوام الناس تک پہنچایا جاتا ہے۔ بات صرف یہاں تک نہیں رہ جاتی بلکہ ہر سیاسی جماعت دوسری جماعت کو سوشل میڈیا پر سخت تنقید کا نشانہ بنا کر عوام کی ذہن سازی بھی کر رہے ہیں۔ تو دوسری جانب سیاسی جماعتوں کے جیالے، کارکن اور حمایتی بھی ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بنانے سے باز نہیں آتے، اور اپنی جماعت کا مقدمہ سوشل میڈیا پر خوب ڈٹ کر لڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ [19]
- روزنامہ نوائے وقت میں ڈاکٹر جمیل اختر نے "سوشل میڈیا: اظہار رائے یا اشتعال انگیزی؟" کے عنوان پر ایک طویل مضمون تحریر کیا ہے جس میں یہ اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سوشل میڈیا نے اظہارِ رائے اور عوامی مکالمات کے نئے ابواب کھولے ہیں، جس کی وجہ سے خصوصی طور پر پاکستان میں سوشل میڈیا نے دودھاری تلوار کی صورت اختیار کرلی ہے۔ یوٹیوب، فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور دیگر پلیٹ فارمز پر جہاں لوگ اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں وہیں سوشل میڈیا نے اشتعال انگیزی اور نفرت انگیزی کے پھیلانے میں کسی ہتھیار سے کم کا کردار نہیں اپنایا۔ یہاں ایک یہ سوال بھی ذکر کیا گیا ہے کہ یہ سوشل میڈیا اظہارِ رائے کا ذریعہ ہے یا اشتعال انگیزی کا آلہ ہے؟ [20]
- روزنامہ جنگ میں سید عارف نوناری نے ایک مضمون "سوشل میڈیا کنٹرول: حکومت پریشان" لکھا جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سوشل میڈیا سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور اب صورتحال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ حکومتِ پاکستان اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے بے بس ہیں۔ جس کا تفصیلی جائزہ آرٹیکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔ [21]
- بیرسٹر حمید باشانی کے مضمون "سوشل میڈیا: فوائد و مضمرات" میں جدید دور میں نوجوان نسل کے سوشل میڈیا سے تعلقات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مضمون میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سوشل میڈیا نے علم و دانش کی دنیا میں نمایاں تبدیلیاں لائی ہیں، خاص طور پر نوجوانوں کے لیے، لیکن صرف ٹیکنالوجی تک رسائی کافی نہیں۔ اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ افراد اس ٹیکنالوجی کو کس مقصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے شعر و ادب میں دلچسپی تو بڑھائی ہے، مگر معیاری ادب کی کمی بھی محسوس کی گئی ہے۔ ایڈیٹرز کی عدم موجودگی کی وجہ سے عوام غیر معیاری مواد تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ مزید برآں، سوشل میڈیا پر زبان و بیان کی غلطیاں عام ہیں، جو تعلیمی معیار کو متاثر کر رہی ہیں۔ غلط معلومات اور فیک نیوز پھیلانے کے علاوہ، سوشل میڈیا ایڈکشن، ڈپریشن اور اضطراب جیسے مسائل بھی پیدا کر رہا

ہے۔ اگرچہ سوشل میڈیا کے فوائد موجود ہیں، مگر اس کا منفی اثر بھی واضح ہے۔ مغرب میں ٹیکنالوجی نے تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا ہے، جبکہ ہمارے ہاں صورت حال مختلف ہے۔ مجموعی طور پر، سوشل میڈیا نے زندگی کے مختلف شعبوں پر اثرات مرتب کیے ہیں، جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ضروری ہے کہ ہم سوشل میڈیا کے استعمال میں توازن پیدا کریں تاکہ اس کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ حاصل کیا جا سکے اور نقصانات سے بچا جا سکے۔[22]

الغرض سوشل میڈیا نے مذہبی اور سیاسی طبقات کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم اس کے ساتھ کئی چیلنجز بھی درپیش ہیں۔ ان میں اسلام دشمن عناصر کی جانب سے غلط معلومات کا پھیلاؤ، سیاست میں مذہب کا استعمال، اور نفرت انگیزی شامل ہیں۔ اگرچہ سوشل میڈیا نے اظہارِ رائے اور عوامی مکالمے کو وسعت دی، لیکن اس کے منفی اثرات جیسے جھوٹی معلومات، شدت پسندی، اور سیاسی مخالفت میں اضافہ بھی سامنے آیا ہے۔ حکومت اس کے مؤثر کنٹرول میں ناکام نظر آتی ہے، جبکہ نوجوان نسل غیر معیاری مواد اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہی ہے۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے معاشرتی اتحاد، ذمہ دارانہ سوشل میڈیا کے استعمال، اور اسلام مخالف پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دینا ضروری ہے۔

سوشل میڈیا کے مفید استعمالات

سوشل میڈیا نے نسل نو میں انقلابی تبدیلیاں متعارف کرائی، جن کے مثبت اور منفی دونوں اثرات نمایاں ہیں۔ مثبت پہلوؤں میں معلومات تک فوری رسائی، تعلیمی وسائل، تحقیقی مضامین، اور پیشہ ورانہ مواقع شامل ہیں۔ خاص طور پر معاشی طور پر کمزور طلبہ کے لیے یوٹیوب اور دیگر پلیٹ فارمز نے بہترین تعلیمی سہولیات فراہم کی ہیں۔ سوشل میڈیا کے نمایاں فوائد میں سے چند درج ذیل ہیں:

1. ملکی و بین الاقوامی خبروں، حالات حاضرہ، اور تجزیوں تک فوری رسائی ممکن ہے۔
2. آن لائن لیکچرز، تحقیقی مواد، اور تربیتی ویڈیوز طلبہ کو مفت تعلیمی مواقع فراہم کرتے ہیں۔
3. دنیا بھر کے افراد سے جُڑنے، ان کے تجربات سے سیکھنے اور نئے تعلقات قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔
4. LinkedIn اور Facebook جیسے پلیٹ فارمز انٹرنشپ، ملازمت اور کاروباری مواقع فراہم کرتے ہیں۔
5. خیراتی اور فلاحی تنظیمیں اپنی مہمات سوشل میڈیا پر مؤثر انداز میں چلا سکتی ہیں۔
6. آن لائن مارکیٹنگ، خرید و فروخت، اور برانڈ پروموشن کے لیے بہترین پلیٹ فارم ہے۔
7. مختلف معاشروں کی ثقافت، رسم و رواج اور طرزِ زندگی کو جاننے اور سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔
8. سیاسی جماعتیں اور افراد اپنی رائے عوام تک پہنچانے اور حمایت حاصل کرنے کے لیے سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں۔
9. تحقیقی مواد تک رسائی، علمی مباحث، اور نظریات کا تبادلہ آسان ہو گیا ہے۔
10. طبی ماہرین اور ڈاکٹرز کے مشورے اور صحت سے متعلق آگاہی باآسانی حاصل کی جا سکتی ہے۔

سوشل میڈیا کے مضر استعمالات

سوشل میڈیا نے جدید دور میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے، جہاں اس کے مثبت اور منفی دونوں اثرات نمایاں ہیں۔ یہ علم، تحقیق، پیشہ ورانہ ترقی، اور سماجی روابط کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوا ہے، مگر اس کا غیر ضروری اور بے تحاشا استعمال کئی مسائل کو بھی جنم دیتا ہے۔ ان میں سے چند مسائل درج ذیل ہیں:

1. غیر ضروری اسکرولنگ اور تفریحی مواد میں مشغولیت تعلیمی اور پیشہ ورانہ کارکردگی کو متاثر کر سکتی ہے۔
2. سوشل میڈیا کا حد سے زیادہ استعمال ذہنی دباؤ، بے چینی اور خود اعتمادی میں کمی کا سبب بن سکتا ہے۔

3. نفرت انگیز تبصرے اور سائبر بُلیئنگ نوجوانوں کی ذہنی صحت پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔
4. سوشل میڈیا کی لت دماغی ارتکاز کو کمزور کر دیتی ہے اور نیند کے مسائل پیدا کرتی ہے۔
5. افواہیں اور غلط معلومات تیزی سے پھیلتی ہیں، جو سماجی اور سیاسی مسائل کو جنم دے سکتی ہیں۔

سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم و تربیت: نشریاتی اداروں کی ذمہ داریاں

1974 سے 1976 کے دوران متعدد اجلاسوں میں ہونے والی سفارشات کی روشنی میں، سوشل میڈیا، خصوصاً ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے پروگراموں سے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ اسلام آباد بتاریخ 14 اکتوبر 1977 زیر صدارت چیئرمین کونسل جسٹس محمد افضل چیمہ میں ذرائع ابلاغ عامہ کے لیے رہنما اصول اور ان کے نفاذ کا طریقہ کار متعین کرنے کے لیے سفارشات منظور کیں، جن کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:

"اسلامی نظریاتی کونسل نے نشریاتی اداروں کے لیے اصلاحی پروگراموں کو اہمیت دینے کی سفارش کی ہے۔ ان پروگراموں کا مقصد خدا ترسی، ہمدردی، احترام آدمیت اور انصاف پسندی کو فروغ دینا ہے۔ پروگراموں کے لیے افراد کا انتخاب کونسل کی کمیٹی کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔ روزانہ ایک تربیتی پروگرام پرائم ٹائم میں نشر ہو، اور صبح کے پروگرام کو درس قرآن میں تبدیل کیا جائے۔ پروگراموں کے کارگزار نظریہ پاکستان سے وابستہ اور دینی مزاج رکھنے والے ہونے چاہئیں۔ جرائم اور فحاشی پر مبنی فلمیں اور فیچر نشر نہ ہوں، اور حیا سوز مناظر سے گریز کیا جائے۔ معاشرتی برائیوں کے خلاف مذاکرات ہوں، اور رفاہی و اصلاحی کاموں میں سرگرم افراد کو نمایاں کیا جائے"۔[23]

سوشل میڈیا کے استعمال سے پہلے اس کے فوائد، نقصانات اور درست استعمال کو سیکھنا ضروری ہے۔ والدین کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی سمارٹ فون اور سوشل میڈیا تک رسائی کو محدود کریں۔ بچوں اور طلباء کے موبائل اور سوشل میڈیا پر غیر ضروری مواد تک رسائی کو روکنے کے لیے ان کی نگرانی کی جائے۔ آن لائن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے تاکہ ان کی غیر اخلاقی ذہنی نشوونما نہ ہو۔ طلباء اور بچوں کو صرف ضروری مواد تک رسائی کے لیے آگاہی دی جائے، کیونکہ آن لائن سروسز بار بار ایک جیسے مواد کی تلاش پر وہی مواد دکھاتی ہیں۔ غیر ضروری اور منفی مواد سے آگاہی دی جائے تاکہ طلباء کی کارکردگی پر منفی اثر نہ پڑے۔ آن لائن گیمز اور دیگر سرگرمیوں کی بجائے انہیں جسمانی ورزش اور کھیلوں کی طرف متوجہ کیا جائے تاکہ ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما ہو۔

اسلامی اقدار کے احیاء میں ذرائع ابلاغ اور نظام تعلیم کا کردار

ذرائع ابلاغ کے موثر کردار کے لیے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے نو تشکیل شدہ کونسل کے افتتاحی اجلاس منعقدہ 22 جون 1981 کے موقع پر اور اپنے استثنائی حکم نامہ نمبر 480 مورخہ 24 جون 1981 میں ارشاد فرمایا: "معاشرے میں اسلام کا شعور بیدار کرنے کے لیے مناسب فضا پیدا کرنا صرف اسلامی نظریاتی کونسل کا کام نہیں، بلکہ تمام شعبہ ہائے زندگی، خصوصاً ذرائع ابلاغ، علماء کرام اور ماہرین تعلیم کو بھی اپنا موثر کردار ادا کرنا ہوگا۔" انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں دو بڑی رکاوٹیں حائل ہیں: ایک ذرائع ابلاغ عامہ اور دوسرا نظام تعلیم۔ صدر مملکت نے مزید فرمایا: "جو اصحاب دانش ان دونوں اداروں سے وابستہ ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ عصری دور کے تقاضوں کو پہچانیں اور اپنی تمام تر صلاحیتیں معاشرے کی تطہیر و اصلاح کے لیے صرف کر دیں۔" نیز فرمایا: "میں اسلامی نظریاتی کونسل سے ذاتی طور پر یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں بتائیں کہ اسلامی اقدار کے احیاء کے لیے قانون سازی کے علاوہ اور کیا کیا اقدامات ضروری ہیں۔" چنانچہ کونسل نے اپنے اجلاس زیر صدارت چیئرمین کونسل جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمان منعقدہ 15 اگست 1981 میں صدر مملکت کے ارشادات

گرامی پر غور وخوض کرنے کے بعد یہ سفارش منظور کی کہ کونسل اپنے ابتدائے قیام سے حکومت کو وقتاً فوقتاً اسلامی اقدار کے احیاء سے متعلق جو سفارشات ارسال کر رہی ہے، انہیں عملی جامہ پہنایا جائے۔[24]

مسجد، اسکول اور کالج کی سطح پر باقاعدہ آگاہی پروگرام

اسلامی نظریاتی کونسل نے 20 نومبر 2024 کو سوشل میڈیا کے مثبت استعمال اور منفی اثرات سے بچنے کے لیے اہم سفارشات پیش کیں، ان میں سے شق نمبر 9 سے 11 تک اس امر کی سفارش کی گئی کہ والدین کی آگاہی اور تربیت کے لیے مسجد، اسکول اور کالج کی سطح پر باقاعدہ آگاہی پروگراموں کا انعقاد شامل ہے۔ ان پروگراموں میں والدین کو سمارٹ فونز اور دیگر ڈیوائسز کے مثبت استعمال اور بچوں کی نگرانی کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی جائے گی۔ نصاب تعلیم میں ایسا مواد شامل کیا جائے جو سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے حوالے سے طلباء کی ذہن سازی میں مددگار ہو۔ اس سلسلے میں برادر اسلامی ممالک کے تجربات سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ خطبات جمعہ کے ذریعے عوام کو اس مسئلے کی حساسیت سے آگاہ کیا جائے اور دینی مدارس، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طلباء کو اس حوالے سے آگاہی دی جائے۔ ان سفارشات پر عمل پیرا ہو کر سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور منفی اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔[25]

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذرائع ابلاغ عامہ سے متعلق جامع رپورٹ (1962-1993)

اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد، پاکستان نے 1962 سے 1993 تک کے عرصے میں ذرائع ابلاغ عامہ سے متعلق ایک جامع رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس عرصے میں کونسل کے سات چیئرمین تبدیل ہوئے، اور ان کی سفارشات کو مسلسل جمع کیا جاتا رہا۔ اس رپورٹ میں 1964 سے 1971 تک سات طویل مباحث انگریزی میں درج ہیں، جبکہ باقی 29 مضامین اردو میں مرتب کیے گئے ہیں۔ اس رپورٹ کو سفارشات کے اہم پہلوؤں کے لحاظ سے درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

معاشرتی اور اخلاقی مسائل:

اسلامی نظریاتی کونسل نے معاشرتی اور اخلاقی مسائل کے حل کے لیے بھی سفارشات پیش کیں۔ کونسل نے سوشل میڈیا اور ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعے یہ پیغام عام کیا کہ سوشل میڈیا پر پھیلنے والے فحش لٹریچر اور اسی طرح وہ ادارے جو فحش لٹریچر کی اشاعت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، ان کو روکنے کی کوشش کی جائے۔

6 جنوری 1978 کو کونسل کے اجلاس میں ملک میں فحش لٹریچر کے بڑھتے ہوئے سیلاب اور اس کے نتیجے میں دن بدن گرتی ہوئی اخلاقی حالت کی طرف کونسل کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ اس پر عریانی اور فحاشی پر مبنی محرک تصاویر کی ملک میں درآمد اور تبادلے کو روکنے کے لیے مختلف تدابیر پر غور ہوا۔ یہ طے پایا کہ ایسے لٹریچر چھاپنے والے پریس کو قانونی طور پر ضبط کرنا چاہیے اور ان کی جگہ معیاری معلوماتی فلموں کی نمائش کی جائے۔

9 فروری 1978 میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان، حکومت ابوظہبی کے ثقافتی مشیر کی زیر نگرانی حضور نبی کریم ﷺ کے نامہ مبارک سے متعلق ایک دستاویزی معلوماتی فلم تیار کر رہی ہے۔ اس فلم کے پروڈیوسر کو پاکستان میں مدعو کر کے بڑے شہروں میں اس کی نمائش کا اہتمام کیا جائے تاکہ اس دستاویزی فلم کے ذریعے پاکستانی مسلمانوں کو حضور نبی کریم ﷺ کے نامہ مبارک کی زیارت نصیب ہو اور ان کا ایمانی جذبہ بیدار رہو۔ مزید برآں، یہ فلم پاکستانی فلمی صنعت کاروں کے لیے رہنمائی کا سامان بھی ہو۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے 29 جولائی 1978 کے اجلاس میں وزارت اطلاعات کے لیے حسب ذیل سفارشات منظور کیں:

- "حرف حق"، "بصیرت"، "مسئلہ راہ"، "سرچشمہ ہدایت"، "صراط مستقیم" اور دیگر اسی طرح کے دینی پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ وقت دیا جائے۔

- ان پروگراموں کے لیے ایسے اوقات متعین کیے جائیں جب سامعین وناظرین کی تعداد زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے۔
- مقررین اور علماء کا انتخاب لازمی طور پر کونسل کے مشورے سے کیا جائے۔

یہ رپورٹ ذرائع ابلاغ عامہ کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے اہم سفارشات پیش کرتی ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد، پاکستان نے ذرائع ابلاغ عامہ سے متعلق ایک جامع رپورٹ مرتب کی ہے، جو 1964 سے 1991 تک کی سفارشات پر مبنی ہے۔ اس رپورٹ میں اردو اور انگریزی میں 36 مختلف موضوعات پر تفصیلی مضامین شامل ہیں، جن میں میڈیا کی اشاعت، میڈیا سے متعلق تجاویز، میڈیا کے استعمال پر رہنما اصول اور ادبی مواد کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اسی طرح قومی وملی پروگرام میں قومی دن، قومی کھیل، قومی ثقافت، اور قومی پرچم سے متعلق پروگرامز سے متعلق تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ رشوت، کفایت شعاری، معاشرتی اصلاح، اسلام مخالف پروپیگنڈا، اسلامی نظام معیشت، سیرت سازی، جنسی جرائم کی تشہیر، غیر ذمہ دارانہ رویہ، فحش کیسٹوں کی فروخت، رہنما کمیٹی کی تشکیل، غیر اخلاقی پروگراموں پر پابندی اور بسوں میں گانوں کی نشریات جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ یہ تمام موضوعات ہمارے معاشرے کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں، جو روز بروز دین سے دوری اور سوشل میڈیا کے بے تحاشہ استعمال کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ان سفارشات پر نظر ثانی اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا ضروری ہے تاکہ معاشرے میں امن وسکون کی فضا قائم ہو سکے اور طبقاتی جنگوں کا خاتمہ ہو۔ یہ رپورٹ ذرائع ابلاغ عامہ کے اصلاحی کردار کو اجاگر کرتے ہوئے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے سوشل میڈیا کے مضر اثرات کے خاتمے اور معاشرتی اصلاح کے لیے متعدد سفارشات پیش کی ہیں۔ ان سفارشات میں اسلام مخالف پروپیگنڈے، اسلامی نظام معیشت سے متعلق غلط معلومات، سیرت سازی کے منافی مواد، جنسی جرائم کی تشہیر، غیر ذمہ دارانہ رویوں، فحش کیسٹوں کی فروخت، غیر اخلاقی پروگراموں اور بسوں میں گانوں کی نشریات پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کونسل نے انتظامی اور تنظیمی امور مرتب کرنے اور رہنما کمیٹی تشکیل دینے کی بھی سفارش کی ہے تاکہ ان تمام کمزوریوں کو کنٹرول کیا جا سکے اور نوجوان نسل کو ہر طرح کے منفی اثرات سے بچایا جا سکے۔ ان سفارشات کا مقصد سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کو فروغ دینا اور معاشرے کو اخلاقی اور اسلامی اقدار کے مطابق ڈھالنا ہے۔

سوشل میڈیا اور تعلیم: فوائد، مواقع اور احتیاطی تدابیر

سوشل میڈیا نے تعلیمی میدان میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں، جہاں اساتذہ، طلباء اور والدین کے درمیان مؤثر اور فوری رابطہ ممکن ہو گیا ہے۔ اس کے ذریعے تعلیمی سرگرمیوں کی نگرانی، معلومات کی بروقت ترسیل، اور جدید تدریسی طریقوں کے فروغ میں بے پناہ سہولت میسر آتی ہے۔

طلباء کی تعلیمی ترقی اور عالمی مواقع

سوشل میڈیا طلباء کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرانے اور ان کی تکنیکی صلاحیتوں کو نکھارنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے ذریعے دنیا کے مختلف حصوں میں موجود تعلیمی ماہرین اور طلباء کے ساتھ تعاون ممکن ہو جاتا ہے، جس سے عالمی سطح پر تعلیمی مواقع حاصل کرنے کے دروازے کھلتے ہیں۔ مزید برآں، آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز، جیسے یوٹیوب پر تعلیمی ویڈیوز اور فیس بک وواٹس ایپ گروپس، طلباء کے لیے سیکھنے کے بہترین ذرائع بن چکے ہیں۔

ہم نصابی سرگرمیوں پر اثرات اور باہمی تعاون

سوشل میڈیا نے ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی وسعت دی ہے، جہاں طلباء کو باہمی تعاون اور اجتماعی سیکھنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ ڈیجیٹل انٹیگریشن کے باعث آن لائن مباحثے، تحقیقی گروپس، اور علمی مواد تک باآسانی رسائی حاصل ہوگئی ہے، جس سے تعلیمی معیار میں نمایاں بہتری آرہی ہے۔

احتیاطی تدابیر اور ذمہ دارانہ استعمال

اگرچہ سوشل میڈیا تعلیمی ترقی کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، لیکن اس کا محتاط اور تعمیری استعمال ناگزیر ہے۔ طلباء کو چاہیے کہ وہ وقت کے بہتر انتظام، ڈیجیٹل صحت کی نگرانی، اور مثبت سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کریں تاکہ وہ اس ٹیکنالوجی کے فوائد سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔ والدین اور اساتذہ کا بھی فرض ہے کہ وہ طلباء کی آن لائن سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور انہیں سوشل میڈیا کے تعمیری اور محفوظ استعمال کی ترغیب دیں۔[26]

جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں "ذرائع ابلاغ کا کردار اور اس کی حدود" کے عنوان پر ایک طویل بحث تحریر ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آج کا مسلمان دنیوی لالچ، مغربی تقلید اور اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہو چکا ہے۔ اسلامی اصولوں اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر وہ مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگا جارہا ہے۔ میڈیا، جو کسی بھی معاشرے میں فکری اور اخلاقی شعور بیدار کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہو سکتا تھا، آج مغربی تسلط میں آکر اسلام اور اس کی اقدار کو مسخ کرنے کا ہتھیار بن چکا ہے۔ حیا اور عفت کی علامت عورت کو اشتہارات اور تفریحی صنعت میں نمائش کا ذریعہ بنادیا گیا ہے، جبکہ اسلامی شعائر کو طنز و استہزا کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ یہی میڈیا اسلامی حدود و قیود کو پامال کرنے، مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک پیدا کرنے اور دین بیزاری کو فروغ دینے میں مصروف ہے۔ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ مسلمان اپنی شناخت کو بحال کریں، اسلامی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامیں اور میڈیا کے منفی اثرات سے خود کو محفوظ رکھیں۔ اسلامی اقدار، عدل و انصاف اور خدا ترسی کی روشنی میں ایک صالح معاشرے کی تشکیل ہی موجودہ چیلنجز کا حل ہے۔[27]

سوشل میڈیا کا مفید استعمال، نظامِ تعلیم کی بہتری اور اسلامی نظریاتی کونسل کی معاشرتی اصلاح

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ 29 جون 1978 میں غور وخوض کیا کہ رشوت کا مسئلہ بنیادی طور پر دینی اور اخلاقی نوعیت کا ہے۔ جب تک لوگوں کے اخلاق درست نہیں ہوں گے، ان کے دلوں میں خوف خدا اور آخرت پر ایمان جاگزیں نہیں کرایا جائے گا، محض قانونی اقدامات موثر ثابت نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ یہ طے پایا گیا کہ ذرائع ابلاغ عامہ کے تعاون سے رائے عامہ کو رشوت لینے اور دینے کے اخلاقی اور دینی خرابیوں سے آگاہ کیا جائے۔

اسی سلسلے میں صدر مملکت کی ہدایت پر اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ 29 جنوری سے 10 فروری 1979 زیر صدارت جسٹس محمد افضل چیمہ میں انسداد رشوت کے قوانین پر نظر ثانی کرکے ان میں مناسب ترامیم تجویز کیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے رشوت کے خاتمے اور سادہ زندگی کی ترغیب کے لیے اہم سفارشات پیش کی ہیں، جن کا مقصد معاشرے میں دینی اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینا ہے۔ کونسل کے مطابق، رشوت کا مسئلہ بنیادی طور پر اخلاقی نوعیت کا ہے، اور اس کے خاتمے کے لیے صرف قانونی اقدامات کافی نہیں ہیں۔ لوگوں کے اخلاق درست کرنے اور ان کے دلوں میں خوف خدا اور آخرت پر ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں، کونسل نے ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعے رشوت کے نقصانات سے آگاہی مہم چلانے، رشوت سے بچنے والے سرکاری ملازمین کے واقعات نشر کرنے، اور متاثرین کے انٹرویو پیش کرنے کی سفارش کی ہے۔ مزید برآں، کونسل نے طرز معاشرت کے تفاوت کو ختم کرکے سادہ زندگی کو فروغ دینے، اور ٹیلی ویژن اور فلموں میں

سادہ زندگی کی عکاسی کرنے کی تجویز دی ہے۔ سادگی کو فروغ دینے کے لیے، حکومت کو ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعے اپیل کرنی چاہیے کہ لوگ سادگی کو اپنائیں اور غیر ضروری مصارف میں کمی کریں۔ ان سفارشات کی روشنی میں، سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثرات کے پیش نظر، نظامِ تعلیم میں بھی اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ نوجوانوں کو اس کے مفید استعمال کی تعلیم دی جا سکے۔

ان سفارشات کی روشنی میں اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثرات کے پیش نظر، نظامِ تعلیم میں چند اہم اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ نوجوانوں کو اس کے مفید استعمال کی تعلیم دی جا سکے۔

سوشل میڈیا نے آج کی دنیا میں ابلاغ کے طریقوں کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ یہ نہ صرف معلومات تک فوری رسائی کا ذریعہ ہے، بلکہ تعلیم، تربیت اور سماجی روابط کو فروغ دینے کا ایک طاقتور پلیٹ فارم بھی ہے۔ تاہم، اس کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو اس کے مفید استعمال کی تعلیم دینا اور انہیں معاشرتی ذمہ داری کا احساس دلانا انتہائی اہم ہے۔ اس مقصد کے لیے نظامِ تعلیم میں اصلاحات، والدین کی شمولیت، تنقیدی سوچ کی ترقی، مثبت مواد کی تشہیر اور سماجی ذمہ داری جیسے اقدامات ضروری ہیں۔

نصاب میں تبدیلی:

نظامِ تعلیم میں سوشل میڈیا کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے نصاب میں اسے شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ طلبہ کو سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی پہلوؤں سے آگاہ کرنے کے لیے مخصوص مضامین متعارف کروانے چاہئیں، جن میں سوشل میڈیا کی اخلاقیات، معلومات کی جانچ، اور آن لائن سیکیورٹی جیسے موضوعات شامل ہوں۔

ورکشاپس اور سیمینارز:

تعلیمی اداروں میں ایسی ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا جانا چاہیے جن میں طلبہ کو سوشل میڈیا کے صحیح استعمال کی تربیت دی جائے۔ ماہرین کو مدعو کر کے طلبہ کو سکھایا جائے کہ وہ کس طرح سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔

والدین کی شمولیت:

والدین کو سوشل میڈیا کے اثرات سے آگاہ کرنے کے لیے خصوصی پروگرامز منعقد کیے جانے چاہئیں تاکہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کر سکیں اور انہیں صحیح رہنمائی فراہم کر سکیں۔ ان پروگرامز میں والدین اور بچے دونوں کو ایک ساتھ سوشل میڈیا کے محفوظ استعمال کے طریقے سکھائے جائیں۔

تنقیدی سوچ کی ترقی:

طلبہ میں تنقیدی سوچ کی ترقی پر زور دینا ضروری ہے تاکہ وہ سوشل میڈیا پر موجود معلومات کا تجزیہ کر سکیں۔ اس کے ذریعے طلبہ کو یہ سکھایا جانا چاہیے کہ وہ کیسے درست معلومات کو غلط معلومات سے الگ کر سکتے ہیں، اور اس طرح وہ خود کو فریب اور غلط فہمیوں سے بچا سکیں۔

مثبت مواد کی تشہیر:

تعلیمی ادارے مثبت مواد کے طور پر غیر نصابی سرگرمیوں، جیسے تعلیمی ویڈیوز، صحت مند سرگرمیوں، اور معاشرتی بہتری کے منصوبوں کی تشہیر کریں تاکہ طلبہ سوشل میڈیا پر مثبت پیغامات پھیلانے کی ترغیب حاصل کریں۔

سماجی ذمہ داری:

طلبہ کو یہ سمجھانا ضروری ہے کہ سوشل میڈیا کا استعمال صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ انہیں بتایا جانا چاہیے کہ وہ اپنے پلیٹ فارم کا استعمال معاشرتی مسائل پر آگاہی پھیلانے کے لیے کیسے کر سکتے ہیں۔

ان تمام اقدامات کے ذریعے ہم نوجوان نسل کو سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم دے سکتے ہیں اور انہیں معاشرتی ذمہ داری کا احساس دلا سکتے ہیں۔ اس طرح، ہم ایک محفوظ اور مثبت آن لائن ماحول قائم کر سکتے ہیں، جہاں نوجوان اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں۔

سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم وتربیت میں نظامِ تعلیم کی بہتری میں ریاستی ذمہ داریاں

سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم و تربیت میں ریاست کا کردار نہایت اہم ہے، کیونکہ یہ تعلیمی نظام کی بہتری اور نوجوان نسل کی ترقی کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ سوشل میڈیا طلبہ کو تعلیمی مواد تک فوری رسائی، اساتذہ اور طلبہ کے درمیان بہتر مواصلت، اور تخلیقی سیکھنے کے مواقع فراہم کرتا ہے، لیکن اس کے مثبت استعمال کو یقینی بنانے کے لیے ریاستی سطح پر ٹھوس اقدامات ضروری ہیں۔ ریاست کو چاہئے کہ وہ تعلیمی پالیسیوں میں سوشل میڈیا کے استعمال کو شامل کرے، اساتذہ کو اس حوالے سے تربیت فراہم کرے، اور عوامی آگاہی مہمات کے ذریعے والدین اور طلبہ کو اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں سے روشناس کروائے۔ تاہم، سوشل میڈیا کے بے تحاشا استعمال سے پیدا ہونے والے چیلنجز جیسے طلبہ کی توجہ میں کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی حکمت عملی اپنائی جائے جو طلبہ کو اس کا مثبت استعمال کرنے کی ترغیب دے۔ اگر ریاست ان ذمہ داریوں کو بخوبی نبھائے تو یہ نہ صرف تعلیمی نظام کی بہتری بلکہ نوجوان نسل کی فکری اور عملی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔

حکومت سوشل میڈیا کے مفید استعمال میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے:

حکومت سوشل میڈیا کے مفید استعمال کو فروغ دینے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کر سکتی ہے، جیسے کانفرنسز، سیمینارز، تفریحی دورے، کھیلوں کا اہتمام، اور ذہنی آزمائشیں۔ ان سرگرمیوں کی نگرانی حکومت کی ذمہ داری ہے تاکہ تعلیمی اداروں میں مثبت ماحول قائم کیا جا سکے۔

حکومت کو چاہئے کہ وہ تعلیمی اداروں میں سوشل میڈیا کے فوائد اور اس کے مؤثر استعمال کے بارے میں کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد کرے۔ اس سے طلبہ اور اساتذہ کو جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کی آگاہی ملے گی اور وہ سوشل میڈیا کو تعلیمی مقاصد کے لئے بہتر طور پر استعمال کر سکیں گے۔

تفریحی دورے طلبہ کی ذہنی صحت اور سماجی مہارتوں کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ تعلیمی اداروں کے لئے ایسے دورے ترتیب دے تاکہ طلبہ کو مختلف ثقافتوں اور تجربات سے آگاہ کیا جا سکے۔

کھیلوں کے مقابلے نہ صرف جسمانی صحت کو فروغ دیتے ہیں بلکہ طلبہ میں ٹیم ورک اور قیادت کی مہارتیں بھی بڑھاتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ کھیلوں کے مقابلے اور ایونٹس کا اہتمام کرے تاکہ طلبہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں۔

ذہنی آزمائشیں جیسے کہ مقابلہ جات، کوئز، اور ڈیبیٹ طلبہ کی فکری صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہیں۔ حکومت ان سرگرمیوں کی نگرانی کرے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ طلبہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بہتر بنا سکیں۔

ان تمام سرگرمیوں کے لئے مناسب فنڈنگ فراہم کرنا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ تعلیمی اداروں کے لئے مالی وسائل مختص کرے تاکہ یہ سرگرمیاں کامیابی سے منعقد ہو سکیں۔ اس طرح، طلبہ کو بہترین مواقع فراہم کیے جا سکیں گے جو ان کی ترقی میں مددگار ثابت ہوں گے۔

اگر حکومت ان سرگرمیوں کا اہتمام اپنی نگرانی میں کرے تو یہ نہ صرف تعلیمی اداروں میں سوشل میڈیا کے مفید استعمال کو فروغ دے گا بلکہ طلبہ کی مجموعی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ اس طرح، حکومت ایک مثبت تعلیمی ماحول قائم کر سکتی ہے جہاں طلبہ اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے نکھار سکیں۔

سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد: انسداد کے لیے جامع حکمت عملی

اسلامی نظریاتی کونسل نے سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کے بڑھتے ہوئے واقعات کے انسداد کے لیے جامع سفارشات پیش کی ہیں۔ ان سفارشات کا مقصد ریاست کو فعال کردار ادا کرنے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط بنانے اور عوامی آگاہی کو فروغ دینا ہے۔

کونسل نے تجویز دی ہے کہ ایف آئی اے کے سائبر کرائم ونگ کو بااختیار اور فعال بنایا جائے اور توہین رسالت کے انسداد کے لیے خصوصی ونگ قائم کیا جائے۔ توہین رسالت سے متعلق مقدمات کی فوری سماعت کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی جائیں یا موجودہ عدالتوں میں جج مختص کیے جائیں۔ حکومت کو سی ٹی ڈی کی طرز پر کاؤنٹر بلاسفیمی ڈیپارٹمنٹ قائم کرنا چاہیے جو سوشل میڈیا پر گستاخی کے مرتکب افراد کے خلاف فوری کارروائی کرے۔

پی ٹی اے کو سوشل میڈیا ویب سائٹس کی رجسٹریشن کا عمل تیز کرنا چاہیے اور تمام وی پی این کو بند کرنا چاہیے۔ پی ٹی اے کو آگاہی کے لیے مختصر اور موثر ویڈیوز اور آڈیو پیغامات تیار کرنے چاہئیں اور انہیں تمام سیٹلائٹ چینلز پر چلانا چاہیے۔ پی ٹی اے کو سوشل میڈیا کمپنیوں کو مسلمانوں کی حساسیت سے آگاہ کرنے کے لیے لابنگ کرنی چاہیے۔

سوشل میڈیا پر توہین کے مرتکب افراد کے نفسیاتی تجزیے کی ضرورت ہے اور ذہنی ونفسیاتی مسائل میں مبتلا افراد کا علاج کروانا چاہیے۔ اس صورتحال کی بہتر تفہیم کے لیے ماہرین نفسیات سے رائے لی جائے۔

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں لائحہ عمل

بنو نظیر کی جلاوطنی کا واقعہ غزوۂ احد کے بعد وقوع پذیر ہوا، جب کہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد کے درمیان 380 دن کا فصل ہے۔ جنگ بدر 17/رمضان 2ھ بمطابق 15 مارچ 624ء کو لڑی گئی تھی اور اُحد کے میدان میں حق وباطل کا معرکہ 15 شوال 3ھ بمطابق 31 مارچ 625ء کو پیش آیا تھا۔[28] غزوۂ احد کے دوران یہ افواہ پھیلائی گئی تھی کہ رسول ﷺ اللہ قتل کر دیے گئے۔ حضرت انسؓ بن نضر نے اس مخالفانہ پروپیگنڈے کے جواب میں یہ موقف اختیار کیا: پھر زندگی کا فائدہ کیا؟ اور بے جگری سے لڑ کر شہید ہوئے۔ یہ نفسیاتی جنگ خوف، لالچ اور جھوٹ پر مبنی تھی، جس کا ذکر قرآن میں بھی موجود ہے۔

نبوی دور میں ذرائع ابلاغ کی صورت کیا تھی؟

نبی کریم ﷺ کے دور میں سوشل میڈیا کا تصور موجود نہیں تھا، لیکن اس وقت بھی ابلاغ کے مختلف طریقے رائج تھے جن کو آپ ﷺ نے اپنی دعوت اور پیغام کو پھیلانے کے لیے استعمال کیا۔ انسانی معاشرے میں ابلاغ، یعنی اپنے خیالات اور احساسات کو دوسروں تک پہنچانا، ایک بنیادی ضرورت ہے۔ انسان، جو کہ ایک سماجی حیوان ہے، اپنی ضروریات اور مقاصد کو پورا کرنے کے لیے دوسروں کے ساتھ رابطے میں رہتا ہے۔ اس رابطے کا سب سے قدیم اور مؤثر ذریعہ زبان ہے، جس کے ذریعے ہم اپنے قریبی لوگوں تک اپنی بات پہنچا سکتے ہیں۔ تاہم، زبان کی محدودیت کو دور کرنے کے لیے قلم کا استعمال شروع ہوا، جو کہ ابلاغ کا ایک پائیدار اور محفوظ ذریعہ ہے۔ تحریر کے ذریعے ہم اپنے خیالات اور نظریات کو محفوظ کر سکتے ہیں اور انہیں وسیع پیمانے پر پھیلا سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی دعوت کے ابتدائی دور میں انفرادی ملاقاتوں، میلوں، تجارتی قافلوں اور حجاج کرام سے ملاقاتوں کے ذریعے پیغام حق پہنچایا۔ آپ ﷺ نے اپنے خاندان کے افراد کو کھانے کی دعوت دے کر بھی پیغام حق پیش کیا۔ اس دور کا ایک اہم طریقہ کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو خطرے سے آگاہ کرنا تھا۔ آپ ﷺ نے اسی طریقے کو اپنایا اور لوگوں کے سامنے دین حق پیش کیا۔ بعد ازاں، آپ ﷺ نے معلمین و مبلغین کو مختلف علاقوں میں بھیجا اور بادشاہوں کو خطوط ارسال کیے۔ اس دور میں ابلاغ کے جو بھی طریقے موجود تھے، آپ ﷺ نے ان سب کو استعمال کیا۔ آج ٹیکنالوجی کا دور ہے، جس میں معلومات سیکنڈوں میں دور دراز علاقوں تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔ میڈیا زندگی کے ہر شعبے پر اثر انداز ہو رہا ہے اور جمہوری ممالک میں اسے جمہوریت کا چوتھا ستون سمجھا جاتا ہے۔ میڈیا صرف خبروں اور واقعات کی ترسیل کا ذریعہ نہیں ہے، بلکہ یہ رائے عامہ کو بھی تشکیل دیتا ہے۔ تاہم، بڑے سرمایہ دار، تجارتی کمپنیاں اور سیاسی جماعتیں اس کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ میڈیا کے ذریعے بے حیائی، بد اخلاقی اور ہم جنس پرستی کو فروغ دیا جا رہا ہے، اور نئی نسل کو بے مقصد تفریحات میں مشغول کیا جارہا ہے۔ مغربی تہذیب کو فروغ دیا جارہا ہے، مادیت پرستی کو ہوا دی جارہی ہے، اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلا جارہا ہے۔ ایسے میں، اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس میدان میں آگے بڑھیں اور میڈیا کو اسلام کے صاف شفاف پیغام کو پھیلانے کا ذریعہ بنائیں۔ نئی نسل کی رہنمائی کے لیے میڈیا کا مثبت استعمال کیا جائے۔

خلاصہ بحث

سوشل میڈیا موجودہ دور میں ابلاغ کا ایک طاقتور ذریعہ بن چکا ہے، جس کے مثبت اور منفی دونوں پہلو ہیں۔ اس کے ذریعے معلومات تک فوری رسائی، تعلیم و تربیت، اور سماجی روابط کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ تاہم، اس کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے 1977 میں ذرائع ابلاغ عامہ کے لیے رہنما اصول مرتب کیے تھے، جو آج بھی سوشل میڈیا کے تناظر میں اہم ہیں۔ ان اصولوں کے مطابق، ہمیں سوشل میڈیا کا استعمال اسلامی اقدار اور اخلاقیات کے مطابق کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ، تعلیم و تربیت اور آگاہی مہمات کے ذریعے لوگوں کو سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی پہلوؤں سے آگاہ کرنا بھی ضروری ہے۔ سوشل میڈیا کے مفید استعمال کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے فوائد اور نقصانات سے آگاہ ہوں۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ سوشل میڈیا کا استعمال صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ ہمیں اپنے پلیٹ فارم کا استعمال معاشرتی مسائل پر آگاہی پھیلانے اور مثبت تبدیلی لانے کے لیے کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ، ہمیں سوشل میڈیا پر موجود معلومات کا تجزیہ کرنے کے لیے تنقیدی سوچ کی مہارت پیدا کرنی چاہیے۔ ہمیں یہ بھی سیکھنا چاہیے کہ کس طرح درست معلومات کو غلط معلومات سے الگ کیا جائے۔ اس طرح، ہم خود کو فریب اور غلط فہمیوں سے بچا سکتے ہیں۔ آخر میں، ہمیں سوشل میڈیا کے استعمال میں توازن پیدا کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کے فوائد سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں اور نقصانات سے بچ سکیں۔

حواشی

[1] رپورٹ ذرائع ابلاغ عامہ، اشاعت دوم 1993۔ مضمون "ذرائع ابلاغ عامہ کے لئے تجاویز" صفحہ نمبر 7۔

[2] Herbert Marshall McLuhan, "The Gutenberg Galaxy" The interiorization of the technology of the phonetic alphabet translates man from the magical world of the ear to the neutral visual world." McLuhan 1962, p. 21

[3] انگریزی میں لکھے جانے والے مقالات کے عنوانات

A Study of Student Preferences to Use social media for Their Studies, Acculturation Effects of Social Media on Pakistani Youth, Impact of Social Media on Voting Behavior of Youth, Influence of Social Media on Journalists Professional Practices, Uses of Social Media and its Effects on Social Capital

[4] سوشل میڈیا پر لکھے جانے والے تحقیقی مقالات میں سے چند اہم مقالات کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

اردو زبان میں سوشل میڈیا پر اسلام مخالف رجحانات: اصلاحِ احوال میں خواتین کا کردار۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عصرِ حاضر کے سوشل میڈیا کے مثبت و منفی اثرات کا تحقیقی جائزہ۔ پاکستانی معاشرے میں Political Polarization میں سوشل میڈیا کا کردار: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اختصاصی مطالعہ، سوشل میڈیا اور اس کا استعمال: مغربی اور اسلامی نقطہ ہائے نظر، سوشل میڈیا پر اشاعتِ حدیث کے آداب: تنقیدی مطالعہ، سوشل میڈیا پر خواتین کے سماجی مسائل کا حل: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تناظر میں۔ سوشل میڈیا کا اشاعتِ اسلام میں کردار۔ سوشل میڈیا کا کردار اور پاکستانی معاشرے پر اس کے اثرات۔ سوشل میڈیا کے اثرات کا جائزہ، اسلامی تناظر میں، مذہبی رویوں کی تشکیل و تخریب میں سوشل میڈیا کا کردار، مفتی محمد اسحاق فیصل آبادی کی فکر "وحدتِ اُمت" کا سوشل میڈیا کے حوالے سے تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ۔ کے عنوانات پر مختلف جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات تحریر کئے گے۔

[5] سوشل میڈیا پر مختلف عنوانات کے تحت لکھے جانے والے انگریزی میں اہم مضامین درج ذیل ہیں:

1. Users of the world, unite! The challenges and opportunities of Social Media, AM Kaplan, M Haenlein - Business horizons, 2010
2. Social media: Defining, developing, and divining, CT Carr, RA Hayes - Atlantic journal of communication, 2015
3. Social media analyses for social measurement, MF Schober, J Pasek, L Guggenheim, C Lampe… - Public opinion quarterly, 2016
4. How the world changed social media, D Miller, J Sinanan, X Wang, T McDonald, N Haynes… - 2016
5. Understanding social media, V Taprial, P Kanwar - 2012
6. Social media: An introduction, M Dewing - 2010
7. Social media update 2014, M Duggan, NB Ellison, C Lampe, A Lenhart, M Madden - Pew research center, 2015
8. Social media usage, A Perrin - Pew research center, 2015
9. Social media update 2016, S Greenwood, A Perrin, M Duggan - Pew Research Center, 2016
10. Twenty-five years of social media: a review of social media applications and definitions from 1994 to 2019, T Aichner, M Grünfelder, O Maurer, D Jegeni - Cyberpsychology, behavior, and social networking, 2021
11. Social Media: Usage and Impact, 329 Pages · 2011 · 1.39 MB · English, by Hana S. Noor Al-Deen & John Allen Hendricks
12. Social Media ROI: Managing and Measuring Social Media Efforts in Your Organization, 369 Pages · 2011 · 3.4 MB · English, by Olivier Blanchard5
13. Handbook of Social Media Management: Value Chain and Business Models in Changing Media Markets, , 858 Pages · 2013 · 8.72 MB · English, by Mike Friedrichsen & Wolfgang Mühl-Benninghaus (auth.) & Wolfgang Mühl-Benninghaus (eds.)
14. Social Media and Public Relations: Fake Friends and Powerful Publics, 235 Pages · 2016 · 1.28 MB · English, by Judy Motion & Robert L. Heath & Shirley Leitch

15. Online Public Relations: A Practical Guide to Developing an Online Strategy in the World of Social Media (PR in Practice), 289 Pages · 2009 · 1.7 MB · English, by David Phillips & Philip Young

[6] سوشل میڈیا پر مختلف عنوانات کے تحت لکھے جانے والے انگریزی میں اہم مضامین درج ذیل ہیں:

1. سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوشل میڈیا فیک نیوز۔ ڈاکٹر اعجاز علی ک,ڈاکٹر منیر احمد,محمد حماد 2022 - Al-Azhaar Research Journal,
2. بچوں کا سوشل میڈیا سے انسلاک اور والدین کی ذمہ داریاں) مانیٹرنگ ایپس کا اسلامی تعلیمات سے تقابلی جائزہ۔(محمد سعید,ڈاکٹر نور حیات خان - Al-Azhaar Research Journal, 2022
3. سوشل میڈیا کی آمدن کا شرعی حکم (یوٹیوب، فیس بک، اور انسٹاگرام)، ناصر خان,نور دین 2024 - Majallah-e-Talim o Tahqiq,
4. سوشل میڈیا کا استعمال اور حدود و قیود: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ، A Tariq - Tanazur, 2023
5. انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ، R Gulzar, M Ahmad - Islamic Studies Research Journal Abḥāth, 2024
6. عورت کا بغیر محرم کے سفرِ حج و عمرہ کی ممانعت سوشل میڈیا پر جاری بحث کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ، وصی الرحمن, ڈاکٹر عبدالوحید شہزاد - Majallah-e-Talim o Tahqiq, 2023
7. نوجوانوں کے رویوں کی تربیت: عوامی پالیسی برائے سوشل میڈیا پر بحث: Tutelage of Youth Behaviour: A Concern of Public Policy on Social Media، GH Babar, K Iqbal - International" Journal of Academic Research for ..., 2024
8. سوشل میڈیا پر اسلاموفوبیا کے خلاف چیلنجز: ایک علمی جائزہ: An analytical review of Challenges against Islamophobia on social media، M Fakhr ud-din, HU Khan - Al-Amīr Research Journal for Islamic Studies, 2023
9. سیرت النبی ﷺ اور سوشل میڈیا فیک نیوز: Biography of the Prophet Muhammad ﷺ and social media Fake News، AA Khoso, M Ahmed, M Hammad - Al-Azhār, 2022
10. اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of the Impact of Social-Media on Islamic Societies FN Alvi, A Mannan - Al-Wifaq, 2023

1 - 10

[7] The rise of social media, Social media sites are used by more than two-thirds of Internet users. How has social media grown over time? By: Esteban Ortiz-Ospina, September 18, 2019, Available on https://ourworldindata.org/rise-of-social-media Last Seen on 5-2-2025.

[8] https://www.merriam-webster.com/dictionary/media

[9] https://www.merriam-webster.com/dictionary/media

[10] Web 2.0: what does it mean for businesses in an ever-changing online world؟ https://www.london.ac.uk/news-events/student-blog/web-20-what-does-it-mean

ان معلومات تک آخری رسائی 5 فروری 2025 کو کی گئی ہیں۔

[11] "History of Facebook | Creators & Controversies." Study.com, 20 August 2022, study.com/academy/lesson/facebook-history-facts-founders.html

[12] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "LinkedIn." Encyclopedia Britannica, 2 Mar. 2025, https://www.britannica.com/money/LinkedIn . Accessed 9 March 2025.

[13] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "X." Encyclopedia Britannica, 8 Mar. 2025, https://www.britannica.com/money/Twitter . Accessed 9 March 2025.

[14] What Is Pinterest? Its Remarkable History From A to Z, By: Denisa LamajFebruary 02, 2023 https://publer.com/blog/what-is-pinterest/

[15] History of YouTube – How it All Began & Its Rise ،by Rahul Rana, May 24, 2024 / https://www.vdocipher.com/blog/history-of-youtube/

[16] Introduction and History of Whatsapp, by DRASHTI PARMAR, https://www.scribd.com/document/421051252/What-Sapp

[17] https://www.neonews.pk/16-Dec-2024/166110

نیو نیوز، شائع کردہ 16 دسمبر 2024۔ آخری بار جائزہ 6 فروری 2025۔

[18] پاکستانی سیاست میں مذہب کا استعمال کب کب کیا گیا؟ اور کیا مذہبی حلقوں کا ووٹ بینک اصل وجہ ہے؟ BBC News - اردو، از منزہ انوار، بی بی سی اردو ڈاٹ کام، اسلام آباد، یکم مئی 2024، آخری بار دیکھا 6 فروری 2025۔

[19] سوشل میڈیا پر سیاسی تماشہ از وجیہہ ناز سُہروردی، میگزینز، مڈویک میگزین، اشاعت: 11 جولائی، 2018، https://jang.com.pk/news/518212 آخری بار دیکھا: 6 فروری 2025۔

[20] سوشل میڈیا: اظہار رائے یا اشتعال انگیزی؟، از ڈاکٹر جمیل اختر، روزنامہ نوائے وقت 29 اکتوبر 2024، https://www.nawaiwaqt.com.pk/29-Oct-2024/1837404، آخری بار دیکھا 6 فروری 2025۔

[21] سوشل میڈیا کنٹرول: حکومت پریشان، از سید عارف نوناری، اشاعت، 17 اپریل، 2024، https://e.jang.com.pk/detail/667887، آخری بار جائزہ لیا گیا: 6 فروری 2025۔

[22] https://dunya.com.pk/index.php/author/barrister-hameed-bashani/2024-04-05/47408/31092571
سوشل میڈیا: فوائد و مضمرات، از بیرسٹر حمید باشانی، دنیا نیوز، 05 اپریل 2024۔ آخری بار ویب سائٹ کا جائزہ 5 فروری 2025 کو لیا گیا۔

[23] رپورٹ ذرائع ابلاغ عامہ، اشاعت دوم 1993۔ مضمون "ذرائع ابلاغ عامہ کے لئے تجاویز" صفحہ نمبر 7۔

[24] رپورٹ ذرائع ابلاغ عامہ، اشاعت دوم 1993۔ مضمون "ذرائع ابلاغ کا مؤثر کردار،" صفحہ نمبر 24۔

[25] نمبر 1، ایف 1/ سیکرٹری/ 2024/ سی آئی آئی/ اسلامی نظریاتی کونسل کا 240 واں اجلاس مورخہ 19 نومبر 2024۔

[26] https://www.humsub.com.pk/549542/iqbal-abbasi-73/ تعلیم میں ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کا کردار، از اقبال عباسی، نشر بتاریخ 17 مئی 2024، ویب سائٹ پر جائزہ کی تاریخ 6 فروری 2025۔

Harnessing the Power of Social Media in Education: Enhancing Learning, Collaboration, and Connectivity, by Himanshu Patni, https://univdatos.com/blogs/social-me Published on 24 June 2023, Last visit 6 February 2025./https://www.humsub.com.pk/549542/iqbal-abbasi-73 /

تعلیم میں ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کا کردار، از اقبال عباسی، نشر بتاریخ 17 مئی 2024، ویب سائٹ پر جائزہ کی تاریخ 6 فروری 2025۔

امن تعلیم میں سوشل میڈیا کا کردار نشر 3 اپریل 2019، امن تعلیم میں سوشل میڈیا کا کردار۔ امن تعلیم کے لئے عالمی مہم، ویب سائٹ کا آخری جائزہ 6 فروری 2025۔

[27]https://www.banuri.edu.pk/bayyinat-detail/%D8%B0%D8%B1%D8%A7%D8%A6%D8%B9-%D8%A7%D8%A8%D9%84%D8%A7%D8%BA-%DA%A9%D8%A7-%DA%A9%D8%B1%D8%AF%D8%A7%D8%B1-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%A7%D8%B3-%DA%A9%DB%8C-%D8%AD%D8%AF%D9%88%D8%AF

[28] الامین ﷺ، محمد رفیق ڈوگر، ج 2، ص 383، س ن